رسالہ نمبر 74

ظُلم کا انجام

● پرایا گیہوں کا دانہ توڑنے کا اُخروی نقصان 12 ● ادائے قرض میں بلا وجہ تاخیر گناہ ہے 15
● ہم شریف کے ساتھ شریف اور ...... 26 ● بغیر اجازت کسی کی چپل پہننا کیسا؟ 29
● مظلوم کی امداد کرنا ضروری ہے 41 ● مختلف حقوق سیکھنے کا طریقہ 46
● بات چیت کرنے کے 12 مدنی پھول 59

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مدنی چینل دیکھتے رہئے

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

ظلم کا انجام [1]

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (64 صَفحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوفِ خدا سے رو پڑیں گے۔

موتیوں والا تاج

"اَلْقَوْلُ الْبَدِیع" میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا شیخ احمد بن منصور علیه رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَفُور کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں اِس حال میں دیکھا کہ وہ جنّتی حُلّہ (لباس) زیبِ تن کئے موتیوں والا تاج سر پر سجائے شِیراز کی جامِع مسجِد کی محراب میں کھڑے ہیں، خواب دیکھنے والے نے پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟

(1) یہ بیان امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" کے تین روزہ بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع (۱۴۲۹ھ 2008ء) میں صحرائے مدینہ ملتان میں فرمایا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **۔مجلس مکتبۃُ المدینہ**

یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ کہا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا، میرا اِکرام فرمایا اور **موتیوں والا تاج** پہنا کر داخلِ جنّت کیا۔ پوچھا: کس سبب سے؟ فرمایا: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **میں محبوبِ** ربُّ الانام صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم پر **کثرت** سے دُرُود وسلام پڑھا کرتا تھا یِہی **عمل** کام آگیا۔

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوفناک ڈاکو

شیخ عبداللہ شافِعی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی اپنے سفر نامے میں لکھتے ہیں: ایک بار میں شہر بصرہ سے ایک قَریہ (یعنی گاؤں) کی طرف جا رہا تھا۔ دوپَہَر کے وقت یکا یک ایک **خوفناک ڈاکو** ہم پر حملہ آور ہوا، میرے رفیق (یعنی ساتھی) کو اس نے شہید کر ڈالا، ہمارا مال ومَتاع چھین کر میرے دونوں ہاتھ رسّی سے باندھے، مجھے زمین پر ڈالا اور فرار ہو گیا۔ میں نے جوں توں ہاتھ کھولے اور چل

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔

پڑا مگر پریشانی کے عالم میں رستہ بھول گیا، یہاں تک کہ رات آ گئی ۔ایک طرف آگ کی روشنی دیکھ کر میں اُسی سَمت چلدیا، کچھ دیر چلنے کے بعد مجھے ایک خَیمہ نظر آیا، میں شِدّتِ پیاس سے نڈھال ہو چکا تھا، لہٰذا خَیمے کے دروازے پر کھڑے ہوکر میں نے صدا لگائی: اَلْعَطَش! اَلْعَطَش! یعنی ''ہائے پیاس! ہائے پیاس!'' اِتّفاق سے وہ خیمہ اُسی **خوفناک ڈاکو** کا تھا! میری پکار سن کر بجائے پانی کے ننگی تلوار لئے وہ باہَر نکلا اور چاہا کہ ایک ہی وار میں میرا کام تمام کر دے، اُس کی بیوی آڑے آئی مگر وہ نہ مانا اور مجھے گھسیٹتا ہوا دور جنگل میں لے آیا اور میرے سینے پر چڑھ گیا میرے گلے پر تلوار رکھ کر مجھے ذَبح کرنے ہی والا تھا کہ یکا یک جھاڑیوں کی طرف سے ایک شیر دَہاڑتا ہوا برآمد ہوا، شیر کو دیکھ کر خوف کے مارے ڈاکو دُور جا گرا، شیر نے جھپٹ کر اُسے چیر پھاڑ ڈالا اور جھاڑیوں میں غائب ہو گیا۔ میں اس غیبی امداد پر خدا عزوجل کا شکر بجالایا۔

ع   سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام برا ہے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

ظالم کو مُہلَت ملتی ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ **ظلم کا انجام** کس قدر بھیانک ہے۔ حضرت سیِّدُنا شیخ محمد بن اسمٰعیل بخاری علیہ رحمۃ الباری "صَحِیح بُخاری" میں نقل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ظالم کو مُہلَت دیتا ہے یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لیتا ہے تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا۔ یہ فرما کر سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پارہ 12 سورۂ ھُود کی آیت 102 تلاوت فرمائی:

كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ (۱۰۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب (عزوجل) کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر۔ بے شک اس کی پکڑ دردناک کرّی ہے۔

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج ۳ ص ۲۴۷ حدیث ۴۶۸۶)

دہشت گردوں ، لیٹروں، قتل و غارتگری کا بازار گرم کرنے والوں کو بیان کردہ حکایت سے عبرت حاصل کرنی چاہئے ، انہیں اپنے انجام سے بے خبر نہیں رہنا چاہئے کہ جب دنیا میں بھی قہر کی بجلی گرتی ہے تو اس طرح کے ظالم لوگ کُتّے کی موت مارے جاتے ہیں اور ان پر دو آنسو بہانے والا بھی کوئی نہیں ہوتا اور آہ! آخِرت کی سزا کون برداشت کرسکتا ہے! یقیناً لوگوں پر ظلم کرنا گناہ، دنیا وآخرت کی بربادی کا سبب اور عذابِ جہنّم کا باعِث ہے۔اس میں **اللہ** ورسول عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانی بھی ہے اور بندوں کی حق تلفی بھی۔ حضرتِ جُرجانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی اپنی کتاب ''اَلتَّعرِیفات'' میں **ظلم کے معنٰی** بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کسی چیز کو اس کی جگہ کے علاوہ کہیں اور رکھنا۔ (التعریفات للجر جانی ص۱۰۲) شریعت میں **ظلم** سے مراد یہ ہے کہ کسی کا حق مارنا، کسی کو غیر محل میں خرچ کرنا، کسی کو بِغیر قُصُور کے سزا دینا۔ (مراۃ ج۶ ص ۶۶۹) جس **خوفناک ڈاکو** کا ابھی آپ نے تذ کِرہ سماعت فرمایا، وہ لوٹ مار کی خاطر قتلِ ناحق بھی کرتا تھا، دُنیا ہی میں اس نے **ظلم کا انجام** دیکھ لیا۔ نہ جانے اب اس کی قَبْر میں کیا ہو رہا

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

ہو گا! نیز قیامت کا مُعاملہ ابھی باقی ہے۔ آج بھی ڈاکو عُموماً مال کے لالچ میں قتل بھی کر ڈالتے ہیں۔ یاد رکھئے! قتلِ ناحق انتہائی بھیانک جُرم ہے۔

اَوندھے منہ جہنَّم میں

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عیسٰی ترمِذی علیہ رحمۃ اللہِ القوی اپنے مشہور مجموعۂ احادیثِ "تِرمِذی" میں حضراتِ سیِّدَینا ابوسعید خُدری وابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نَقل کرتے ہیں: ''اگر تمام آسمان وزمین والے ایک مسلمان کا خون کرنے میں شریک ہوجائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سبھوں کو منہ کے بل اَوندھا کرکے جہنَّم میں ڈال دے گا۔''

(سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج۳ ص۱۰۰ حدیث ۱۴۰۳ دارالفکر بیروت)

آگ کی بَیڑیاں

لوگوں کا مال ناحق دبا لینے والوں، ڈکیتیاں کرنے والوں، چِٹّھیاں بھیج کر رقموں کا مطالبہ کرنے والوں کو خوب غور کرلینا چاہئے کہ آج جو مالِ حرام باآسانی گلے سے نیچے اترتا ہوا محسوس ہورہا ہے وہ بروزِ قیامت کہیں سخت مصیبت

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

میں نہ ڈالدے۔ سنو! سنو! حضرتِ سیِّدُنا فقیہ ابُو اللَّیث سَمر قندی علیہ رحمۃ اللہِ القوی "قُرَّۃُ الْعُیُوْن" میں نقل کرتے ہیں: بے شک پُلْصراط (پُل۔صراط) پر آگ کی بَیڑیاں ہیں، جس نے حرام کا ایک درہم بھی لیا اُس کے پاؤں میں آگ کی بَیڑیاں ڈالی جائیں گی، جس کے سبب اِسے پُلْصراط پر گزرنا دشوار ہو جائیگا، یہاں تک کہ اُس درھم کا مالک اِس کی نیکیوں میں سے اِس کا بدلہ نہ لے لے اگر اِس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو وہ اُس کے گناہوں کا بوجھ بھی اُٹھائے گا اور جہنَّم میں گر پڑیگا۔ (قُرَّۃُ العُیُون مع الروض الفائق ص ۳۹۲ کوئٹہ)

مُفلِس کون؟

حضرتِ سیِّدُنا مُسلِم بن حَجّاج قُشَیری علیہ رحمۃ اللہِ القوی اپنے مشہور مجموعۂ حدیث "صَحِیح مُسلِم" میں نَقل کرتے ہیں: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بیکسوں کے مددگار، شفیعِ روزِشُمار جنابِ احمدِ مختار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

اِستفِسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو **مُفلِس کون ہے؟** صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم میں سے جس کے پاس دراہِم وسامان نہ ہوں وہ مُفلِس ہے۔ فرمایا: "**میری اُمّت میں مُفلِس** وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزے اورزکوٰۃ لے کرآیا اور یوں آیا کہ اِسے گالی دی، اُس پرتُہمت لگائی، اِس کا مال کھایا، اُس کا خون بہایا، اُسے مارا تو اس کی نیکیوں میں سے کچھ اِس مظلوم کو دے دی جائیں اور کچھ اُس مظلوم کو پھر اگر اِس کے ذمّے جوحُقُوق تھے ان کی ادائیگی سے پہلے اِس کی نیکیاں ختم ہوجائیں تو ان مظلوموں کی خطائیں لیکراس ظالم پرڈال دی جائیں پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے۔" (صَحِیح مُسلِم ص ۱۳۹۴ حدیث ۲۵۸۱ دار ابن حزم بیروت)

لرز اٹھو!

اے نمازیو! اے روزہ دارو! اے حاجیو! اے پوری زکوٰۃ ادا کرنے والو! اے خیرات وحسنات میں حصّہ لینے والو! اے نیک صورت نظر آنیوالے

مالدارو! ڈر جاؤ! لرز اٹھو! حقیقت میں مفلس وہ ہے جو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وصَدَقات، سخاوتوں، فلاحی کاموں اور بڑی بڑی نیکیوں کے باوُجود قیامت میں خالی کا خالی رہ جائے! جن کو کبھی گالی دیکر، کبھی بِلا اجازتِ شَرعی ڈانٹ کر، بے عزّتی کرکے، ذلیل کرکے، مار پیٹ کرکے، عارِیَّتاً چیزیں لے کر قصداً واپَس نہ لوٹا کر، قرض دبا کر، دل دکھا کر ناراض کردیا ہوگا وہ اُس کی ساری نیکیاں لیجائیں گے اور نیکیاں ختم ہوجانے کی صورت میں ان کے گناہوں کا بوجھ اٹھا کر واصِلِ جہنَّم کردیا جائے گا۔

"صحیح مسلم شریف" میں ہے، اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے: "تم لوگ حُقُوق، حق والوں کے سپرد کردو گے حتّٰی کہ بے سینگ والی کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔" (صَحِیح مُسلِم ص ۱۳۹۴ حدیث ۲۵۸۲)

مطلب یہ کہ اگر تم نے دنیا میں لوگوں کے حُقُوق ادا نہ کئے تو لامَحالہ (یعنی

ہر صورت میں) قِیامت میں ادا کرو گے، یہاں دنیا میں مال سے اور آخِرت میں اعمال سے، لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ دنیا ہی میں ادا کر دو ورنہ پچھتانا پڑے گا۔ "مِراٰۃ شَرحِ مشکوۃ" میں ہے: "جانور اگرچِہ شَرعی احکام کے مُکلَّف نہیں ہیں مگر حُقُوقُ العِباد جانوروں کو بھی ادا کرنے ہوں گے۔" (مراۃ ج۶ ص ۶۷۴) اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھنے والے حضرات حُقُوقُ العِباد کے بظاہِر معمولی نظر آنے والے مُعامَلات میں بھی ایسی احتیاط کرتے ہیں کہ حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ چُنانچِہ

آدھا سیب

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک باغ کے اندر نَہر میں سیب دیکھا، اٹھایا اور کھالیا۔ کھاتے تو کھالیا مگر پھر پریشان ہو گئے کہ یہ میں نے کیا کیا! میں نے اس کے مالِک کی اجازت کے بِغیر کیوں کھایا! چُنانچِہ تلاشتے ہوئے باغ تک پہنچے، باغ کی مالِکہ ایک خاتون تھیں، ان سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معذِرت طلب فرمائی، اُس نے عرض کی: یہ باغ میرا اور بادشاہ کا مُشترکہ ہے،

میں اپنا حق مُعاف کرتی ہوں لیکن بادشاہ کا حق مُعاف کرنے کی مَجاز نہیں۔ بادشاہ بَلخ میں تھا لہٰذا سیِّدُنا ابراھیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے **آدھا سیب** مُعاف کروانے کیلئے بَلخ کا سفر اختیار کیا اور مُعاف کروا کر ہی دم لیا۔ (رحلۃ ابن بطوطۃ ج ۱ ص ۳۴)

خِلال کا وبال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت میں بِغیر پوچھے دوسروں کی چیزیں ہڑپ کر جانے والوں، سبزیوں اور پھلوں کی ریڑھیوں سے چپ چاپ کچھ نہ کچھ اٹھا کر اپنی ٹوکری میں ڈال لینے والوں کیلئے عبرت ہی عبرت ہے۔ بظاہر معمولی نظر آنے والی شے بھی اگر بِغیر اجازت استعمال کر ڈالی اور قِیامت کے روز پکڑے گئے تو کیا بنے گا؟ چُنانچِہ حضرتِ علاّمہ عبدالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی ''تَنبِیهُ الْمُغتَرّین'' میں نقل کرتے ہیں: **مشہور تابِعی بُزُرگ** حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ایک اسرائیلی شخص نے اپنے پچھلے تمام گناہوں سے توبہ کی، ستّر سال تک لگاتار اس طرح عبادت کرتا رہا کہ

دن کو روزہ رکھتا اور رات کو جاگ کر عبادت کرتا، نہ کوئی عمدہ غذا کھاتا نہ کسی سائے کے نیچے آرام کرتا۔ اس کے اِنتِقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ**؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرا حساب لیا، پھر سارے گناہ بخش دیئے مگر **ایک لکڑی** جس سے میں نے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر **دانتوں میں خِلال** کر لیا تھا (اور یہ معاملہ حقوق العباد کا تھا) اور وہ مُعاف کروانا رہ گیا تھا اسکی وجہ سے میں اب تک جنّت سے روک دیا گیا ہوں۔ (تَنبِیۡہُ الۡمُغۡتَرِّیۡن ص ۵۱ دار المعرفة بیروت)

گیہوں کا دانہ توڑنے کا اُخروی نقصان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور تو کیجئے! ایک تنکا جنّت میں داخِلے سے مانِع (یعنی رکاوٹ) ہو گیا! اور اب معمولی لکڑی کے خِلال کی تو بات ہی کہاں ہے۔ بعض لوگ دوسروں کے لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے ہڑپ کر جاتے ہیں اور ڈکار تک نہیں لیتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہدایت عنایت فرمائے۔ اٰمین۔ ایک اور عبرتناک

حکایت ملاحظہ فرمائیے جس میں صرف ایک گیہوں کے دانے کے بِلا اجازت کھانے کے نہیں صرف توڑ ڈالنے کے اُخروی نقصان کا تذکِرہ ہے۔چُنانچِہ منقول ہے کہ ایک شخص کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا، لیکن حساب وکتاب ہوا یہاں تک کہ اس دن کے بارے میں بھی مجھ سے پوچھ گچھ ہوئی جس روز میں روزے سے تھا اور اپنے ایک دوست کی دکان پر بیٹھا ہوا تھا جب افطار کا وَقت ہوا تو میں نے گیہوں کی ایک بوری میں سے گیہوں کا ایک دانہ اٹھالیا اور اس کو توڑ کر کھانا ہی چاہتا تھا کہ ایک دم مجھے احساس ہوا کہ یہ دانہ میرا نہیں، چُنانچِہ میں نے اُسے جہاں سے اٹھایا تھا فوراً اسی جگہ ڈال دیا۔ اور اس کا بھی حساب لیا گیا یہاں تک کہ اس پَرائے **گیہوں کے توڑے جانے کے نقصان کے بقدر میری نیکیاں مجھ سے لی گئیں۔**

(مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیح ج۸ ص ۸۱۱ ،تحت الحدیث ۵۰۸۳)

سات سو با جماعت نَمازیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ! ایک پَرایا گیہوں بِغیر اجازت توڑ دینا بھی نقصانِ قیامت کا سبب ہوسکتا ہے۔اب صِرف گیہوں کا دانہ توڑنے یا کھاجانے ہی کی کہاں بات ہے۔آج کل تو کئی لوگ بِغیر دعوت کے دوسروں کے یہاں کھانا ہی کھا ڈالتے ہیں! حالانکہ بِغیر بلائے کسی کی دعوت میں گُھس جانا شرعاً منع ہے۔ابوداؤد شریف کی حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے: ''جو بِغیر بلائے گیا وہ چور ہوکر گُھسا اور غارتگری کرکے نکلا۔'' (سُنَنُ اَبِی داوٗد ج۳ص ۳۷۹حدیث ۳۷۴۱) نیز آج کل قرض کے نام پر لوگوں کے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے ہڑپ کرلئے جاتے ہیں۔ابھی تو یہ سب آسان لگ رہا ہوگا لیکن قِیامت میں بَہُت مہنگا پڑجائے گا۔اے لوگوں کا قرضہ دبالینے والو! کان کھول کرسنو! میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل کرتے ہیں: ''جو دنیا میں کسی کے تقریباً تین پیسے دَین (یعنی قرض) دبالیگا بروزِ قیامت اس کے بدلے **سات سو باجماعت**

نمازیں دینی پڑ جائینگی۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۲۵ ص ۶۹) جی ہاں! جو کسی کا قرضہ دبالے وہ ظالم ہے اور سخت نقصان وخُسران میں ہے۔ حضرت سیِّدُنا سُلَیمان طَبَرانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی اپنے مجموعۂ حدیث، ''طَبَرانی'' میں نَقل کرتے ہیں: سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرَّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا جس کا مفہوم ہے: ''ظالم کی نیکیاں مظلوم کو، مظلوم کے گناہ ظالم کو دلوائے جائیں گے۔''

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج۴ص۱۴۸ حدیث ۳۹۶۹ داراحیاء التراث العربی بیروت)

ادائے قرض میں بِلا وجہ تاخیر گناہ ہے

قرض کی بات چلی ہے تو یہ بھی بتا تا چلوں کہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کیمیائے سعادت میں نقل کرتے ہیں: ''جو شخص قرض لیتا ہے اور یہ نیّت کرتا ہے کہ میں اچّھی طرح ادا کردوں گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حفاظت کیلئے چند فِرِشتے مقرَّر فرما دیتا ہے اور وہ دُعاء کرتے ہیں کہ اس کا قرض ادا ہوجائے۔'' (انظر: اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج ۶ ص ۴۰۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت) اور اگر

قرضدار قرض ادا کرسکتا ہوتو قرض خواہ کی مرضی کے بِغیر اگر ایک گھڑی بھر بھی تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا اور ظالم قرار پائے گا۔ خواہ روزے کی حالت میں ہو یا سورہا ہو اس کے ذِمّے گناہ لکھا جاتا رہے گا۔ (گویا ہر حال میں گُناہ کا میٹر چلتا رہیگا) اور ہر صورت میں اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت پڑتی رہے گی۔ یہ گناہ تو ایسا ہے کہ نیند کی حالت میں بھی اس کے ساتھ رہتا ہے۔ اگر اپنا سامان بیچ کر قرض ادا کرسکتا ہے تب بھی کرنا پڑیگا، اگر ایسا نہیں کریگا تو گنہگار رہے۔ اگر قرض کے بدلے ایسی چیز دے جو قرض خواہ کو ناپسند ہو تب بھی دینے والا گنہگار ہوگا اور جب تک اسے راضی نہیں کرے گا اس ظُلم کے جُرم سے نَجات نہیں پائے گا کیوں کہ اس کا یہ فعل کبیرہ گناہوں میں سے ہے مگر لوگ اسے معمولی خیال کرتے ہیں۔''

(کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۳۳۶)

غیرتمندی کا تقاضا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب مطلب ہوتا ہے تو خوشامد اور جھوٹے

وعدے کرکے بعض لوگ قرضہ حاصل کرلیتے ہیں مگر افسوس صد کروڑ افسوس! لے لینے کے بعد ادا کرنے کا نام نہیں لیتے۔ **غیرتمندی کا تقاضا** تو یہ ہے کہ جس سے قرض لیا ہے اپنے اُس مُحسن کے گھر جلد تر جا کر شکریہ کیساتھ قرض ادا کر آتے، مگر آج کل حالت یہ ہے کہ اگر قرض ادا کرنا بھی ہے تو قرضخواہ کو خوب دھکّے کِھلا کر، رُلا رُلا کر اُس بے چارے کی رقم کو توڑ پھوڑ کر یعنی تھوڑی تھوڑی کرکے قرض لوٹایا جاتا ہے۔ یاد رکھئے! بِلا وجہ قرضخواہ کو دھکّے کھلانا بھی **ظُلم** ہے۔ عام طور پر بیوپاریوں کی عادت ہوتی ہے کہ رقم گلّے میں موجود ہونے کے باوُجود شام کو لے جانا، کل آنا وغیرہ کہہ کر بِلا اجازتِ شَرعی ٹَرخاتے، ٹہلاتے اور دھکّے کھلاتے ہیں، یہ نہیں سوچتے کہ ہم کتنا بڑا وبال اپنے سر لے رہے ہیں! اگر شام کو قرض چکانا ہی ہے تو ابھی صبح کے وقت چُکا دینے میں حَرَج ہی کیا ہے!

نیکیوں کے ذَرِیعے مالدار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بندوں کی حق تلفی آخِرت کیلئے بَہُت زیادہ

فرمانِ مصطفےٰ:(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

نقصان دِہ ہے، حضرت سیِّدُنا احمد بن حرب علیہ رحمۃ الرَّبّ فرماتے ہیں: کئی لوگ نیکیوں کی کثیر دولت لئے دنیا سے مالدار رخصت ہوں گے مگر بندوں کی حق تلفیوں کے باعث قیامت کے دن اپنی ساری نیکیاں کھوبیٹھیں گے اور یوں غریب و نادار ہوجائیں گے۔ **(تَنبِیۃُ المُغتَرِّین ص ۵۳ دار المعرفۃ بیروت)**

حضرت سیِّدُنا شیخ ابوطالب محمد بن علی مکی علیہ رحمۃ اللہِ القوی **"قُوتُ الْقُلوب"** میں فرماتے ہیں: "زیادہ تر (اپنے نہیں بلکہ) دوسروں کے گناہ ہی دوزخ میں داخِلے کا باعِث ہوں گے جو (حقوقُ العِباد تَلَف کرنے کے سبب) انسان پر ڈال دیئے جائیں گے۔ نیز بے شمار افراد (اپنی نیکیوں کے سبب نہیں بلکہ) دوسروں کی نیکیاں حاصِل کرکے جنّت میں داخِل ہوجائیں گے۔" (قُوتُ القُلُوب ج۲ ص ۲۹۲) ظاہر ہے دوسروں کی نیکیاں حاصل کرنے والے وُہی ہوں گے جن کی دنیا میں دل آزاریاں اور حق تلفیاں ہوئی ہوں گی۔ یوں بروزِ قیامت مظلوم اور دکھیارے فائدے میں رہیں گے۔

فرمانِ مصطَفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

اللّٰہ و رسول عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایذا دینے والا

حقوقُ العباد کا مُعامَلہ بڑا نازُک ہے مگر آہ! آج کل بے باکی کا دور دورہ ہے، عوام تو کُجا خواص کہلانے والے بھی عُمُوماً اِس کی طرف سے غافل رہتے ہیں۔ غصّے کا مرض عام ہے اس کی وجہ سے اکثر'' خواص'' بھی لوگوں کی دل آزاری کر بیٹھتے ہیں اوراس کی طرف ان کی بالکل توجُّہ نہیں ہوتی کہ کسی مسلمان کی بِلا وجہ شَرعی دل آزاری گناہ وحرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فتاوٰی رضویہ شریف جلد 24 صَفْحَہ 342 میں طَبَرانِی شریف کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سلطانِ دوجہان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہ. (یعنی) جس نے (بِلا وجہِ شَرعی) کسی مسلمان کوایذاء دی اُس نے مجھے ایذاء دی اور جس نے مجھے ایذاء دی اُس نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذاء دی۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ۲ ص ۳۸۷ حدیث ۳۶۰۷) اللّٰہ ورسول عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

ایذاء دینے والوں کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 22 سورۃُ الْاَحزاب آیت 57 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایذاء دیتے ہیں **اللہ** (عزوجل) اور اس کے رسول کو ان پر **اللہ** (عزوجل) کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور **اللہ** (عزوجل) نے ان کیلئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

دل ہلا دینے والی خارِش

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ کبھی کسی مسلمان کی بِلا جہ شرعی دل آزاری کر بیٹھے ہیں تو آپ کا چاہے اس سے کیسا ہی قریبی رشتہ ہے، بڑے بھائی ہیں، والِد ہیں، شوہر ہیں، سُسر ہیں یا کتنے ہی بڑے رتبے کے مالک ہیں، چاہے صدر ہیں یا وزیر ہیں، استاذ ہیں یا پیر ہیں، یا مؤذِّن ہیں یا امام

وخطیب ہیں جو کچھ بھی ہیں بِغیر شرمائے توبہ بھی کیجئے اور اُس بندے سے مُعافی مانگ کراس کو راضی بھی کرلیجئے ورنہ جہنَّم کا ہولناک عذاب برداشت نہیں ہوسکے گا۔

سنو! سنو! حضرتِ سیِّدُنا یزید بن شَجَرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جس طرح سمندر کے کَنارے ہوتے ہیں اِسی طرح جہنَّم کے بھی کَنارے ہیں جن میں بُختی اونٹوں جیسے سانپ اور خَچّروں جیسے بچھّو رہتے ہیں۔ اہلِ جہنَّم جب عذاب میں کمی کیلئے فریاد کریں گے تو حکم ہوگا کَناروں سے باہَر نکلو وہ جُوں ہی نکلیں گے تو وہ سانپ انہیں ہونٹوں اور چِہروں سے پکڑ لیں گے اور ان کی کھال تک اُتار لیں گے وہ لوگ وہاں سے بچنے کیلئے آگ کی طرف بھاگیں گے پھر ان پر کھجلی مُسلَّط کر دی جائے گی وہ اس قدَر کُھجائیں گے کہ ان کا گوشت پوست سب جَھڑ جائے گا اور صرف ہڈّیاں رَہ جائیں گی، پکار پڑے گی: ''اے فُلاں! کیا تجھے تکلیف ہورہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو کہا جائے گا یہ اُس اِیذاء کا بدلہ ہے جو تو مومنوں کو دیا کرتا تھا۔'' (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۴ ص۲۸۰ حدیث ۵۶۴۹ دار الفکر بیروت)

فرمانِ مصطفٰے:(صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

جنّت میں گھومنے والا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان کو ایذاء دینا مسلمان کا کام نہیں بلکہ اسکا کام تو یہ ہے کہ مسلمان سے اِیذاء دینے والی چیزیں دُور کرے۔ سیِّدُنا امام مُسلِم بن حَجّاج قُشَیری علیہ رحمۃ اللہِ القوی **صَحِیح مُسلِم** میں نقل کرتے ہیں: تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ، باعِثِ نُزُولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: "میں نے ایک شخص کو **جنّت میں گھومتے** ہوئے دیکھا کہ جدھر چاہتا ہے نکل جاتا ہے کیوں کہ اُس نے اِس دنیا میں ایک ایسے دَرَخت کو راستے سے کاٹ دیا تھا جو کہ لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔"

(صَحِیح مُسلِم ص ۱۴۱۰ حدیث ۲۶۱۷)

آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بے اِنتہا عاجِزی

ہمارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے اُسوَۂ حَسَنہ کے ذَرِیعے ہم غلاموں کو حُقُوقُ العِباد کا خیال رکھنے کی جس حسین انداز میں

تعلیم دی ہے اس کی ایک رِقّت انگیز جھلک مُلاحظہ فرمائیے۔ چُنانچہ ہمارے جان سے بھی پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وفات ظاہری کے وقت اجتماعِ عام میں اعلان فرمایا: ''اگر میرے ذمّے کسی کا قرض آتا ہو، اگر میں نے کسی کی جان ومال اور آبرو کو صدمہ پہنچایا ہو تو میری جان ومال اور آبرو حاضِر ہے،'' اِس دنیا میں بدلہ لے لے۔'' تم میں سے کوئی یہ اندیشہ نہ کرے کہ اگر کسی نے مجھ سے بدلہ لیا تو میں ناراض ہو جاؤں گا یہ میری شان نہیں۔ مجھے یہ اَمر بَہُت پسند ہے کہ اگر کسی کا حق میرے ذِمّے ہے تو وہ مجھ سے وُصُول کرلے یا مجھے مُعاف کردے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جس شخص پر کوئی حق ہو اسے چاہئے کہ وہ ادا کرے اور یہ خیال نہ کرے کہ رُسوائی ہوگی اس لیے کہ دنیا کی رُسوائی آخرت کی رُسوائی سے بَہُت آسان ہے۔ (تاریخ دِمشق لابن عساکِر ج ۸ ص ۴۴ ۳۲۳ مُلَخَّصاً)

میں نے تیرا کان مروڑا تھا

حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک غلام سے فرمایا:

فرمانِ مصطَفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

میں نے ایک مرتبہ تیرا کان مَروڑا تھا اس لئے تو مجھ سے اس کا بدلہ لے لے۔

(الرّیا ض النضرة فی مناقِب العَشرة، جزء ۳ ص ۴۵ دارالکتب العلمیة بیروت)

مسلمان کی تعریف

اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: (کامل) **مسلمان** وہ ہے جس کی زَبان اور ہاتھ سے **مسلمان** کو تکلیف نہ پہنچے اور (کامل) مُہاجر وہ ہے جو اس چیز کو چھوڑ دے جس سے اللہ تعالٰی نے مَنع فرمایا ہے۔

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج ۱ ص ۱۵ حدیث ۱۰)

اس حدیثِ پاک کے تَحت **مُفَسّرِ** شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں کہ ''کامل **مسلمان** وہ ہے جو لُغَۃً شرعاً ہر طرح **مسلمان** ہو (اور) مومن وہ ہے جو کسی **مسلمان** کی غیبت نہ کرے، گالی، طعنہ، چغلی وغیرہ نہ کرے، کسی کو نہ مارے پیٹے، نہ اس کے خلاف کچھ تحریر کرے۔''

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ'' کامِل مُہاجر وہ **مسلمان** ہے جو ترکِ وطن کے ساتھ ترکِ گناہ بھی کرے، یا گناہ چھوڑنا بھی لُغۃً ہجرت ہے جو ہمیشہ جاری رہے گی۔''

(مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۹)

مسلمان کو گھورنا، ڈرانا

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ **مکّۂ مکرّمہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **مسلمان** کیلئے جائز نہیں کہ دوسرے **مسلمان** کی طرف **آنکھ** سے اِس طرح اشارہ کرے جس سے تکلیف پہنچے۔ (اِتحافُ السّادَۃ لِلزّبیدی ج۷ ص۱۷۷)

ایک مقام پر ارشاد فرمایا: **کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے۔** (سُنَنُ اَبِی داوٗد ج۴ ص ۳۹۱ حدیث ۵۰۰۴ داراحیاء التراث العربی بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ مسلمان دوسرے مسلمان کا مُحافِظ اور غمخوار ہوتا ہے، آپس میں لڑنا جھگڑنا یہ مسلمان کا شیوہ نہیں بلکہ اس سے بَہُت بڑے بڑے نقصانات ہوجاتے ہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ محمد بن اسمٰعیل

بخاری علیہ رحمۃ الباری اپنے مجموعۂ احادیث اَلْموسُوم ''صحِیح بُخارِی'' میں نَقل کرتے ہیں: حضرت سیِّدُ ناعُبادہ بن صامِت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مکّی مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم باہَر تشریف لائے تا کہ ہمیں شبِ قَدر بتائیں کہ کس رات میں ہے، دو مسلمان آپس میں جھگڑ رہے تھے، سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں اِس لئے آیا تھا کہ تمہیں شبِ قَدر بتاؤں مگر فُلاں فُلاں شخص جھگڑ رہے تھے اِس لئے اس کا تَعَیُّن اُٹھالیا گیا۔

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج ۱ ص ۶۶۲ حدیث ۲۰۲۳)

ہم شریف کے ساتھ شریف اور ......

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ مبارکہ میں ہمارے لئے زبردست درسِ عبرت ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شبِ قدر کی نشاندہی فرمانے ہی والے تھے کہ دو مسلمانوں کا باہم لڑنا مانِع (یعنی رُکاوٹ) ہوگیا اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے شبِ قدر کو مخفی (یعنی پوشیدہ) کردیا گیا۔ اِس سے اندازہ

کیجئے کہ آپس کا جھگڑا کس قدَر نقصان دِہ ہے۔ مگر آہ! جھگڑالومزاج کے لوگوں کو کون سمجھائے؟ آج کل تو بعض مسلمان بڑے فخر سے یہ کہتے سنائی دے رہے ہیں کہ ''میاں اِس دنیا میں شریف رَہ کر گزارہ ہی نہیں، ہم تو شریفوں کے ساتھ شریف اور بدمَعاشوں کے ساتھ بدمَعاش ہیں!'' اور صِرف کہنے پر بھی اِکتِفا تھوڑے ہی ہے! بسا اوقات تو معمولی سی بات پر پہلے زَبان درازی، پھر دست اندازی، پھر چاقو بازی بلکہ گولیاں تک چل جاتی ہیں۔ صد کروڑ افسوس! آج کے بعض مسلمان باوُجُود مسلمان ہونے کے کبھی پٹھان بن کر، کبھی پنجابی کہلا کر، کبھی سرائیکی بن کر، کبھی مُہاجِر ہو کر، کبھی سِندھی اور بلوچ قومیَّت کا نعرہ لگا کر ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں، دکانوں اور گاڑیوں کو آگ لگا رہے ہیں، مسلمانو! آپ تو ایک دوسرے کے محافِظ تھے، آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ ہمارے پیارے آقا رحمتوں والے مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان تو یہ ہے کہ ''باہَم مَحبَّت ورَحم ونرمی میں مومِنوں کی مثال ایک جسم کی طرح ہے کہ اگر ایک عُضْو کو تکلیف پہنچے تو سارا

جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔'' (صَحِیح مُسلِم ص۱۳۹۶ حدیث ۲۵۸۶)

ایک شاعر نے کتنے پیارے انداز میں سمجھایا ہے۔

مُبتَلائے درد کوئی عُضْو ہو روتی ہے آنکھ

کس قدَر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

جو برائی کرے اُس پر بھی ظُلم نہ کرو

ترمذی شریف'' کی روایت میں ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان باقرینہ ہے: ''تم لوگ نَقّال نہ بنو کہ کہو اگر لوگ بھلائی کریں گے تو ہم بھی بھلائی کریں گے اور اگر لوگ **ظلم** کریں گے تو ہم بھی **ظلم** کریں گے، لیکن اپنے نفس کو قرار دو کہ لوگ بھلائی کریں تو تم بھی بھلائی کرو اور لوگ **بُرائی** کریں تو تم **ظلم** نہ کرو۔ (سُنَنُ التِّرمِذِی ج۳ ص۴۰۵ حدیث ۲۰۱۴)

پرائی قلم لوٹانے کے لئے سفر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے پیارے آقا صلَّی

اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ہمیں مسلمانوں کی ہمدردی کرنے کے تعلُّق سے کتنے پیارے مَدَنی پھول عنایت فرمائے ہیں۔ ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المبین دوسروں کے حُقُوق کے مُعاملے میں انتہائی دَرَجے حَسّاس ہوتے تھے اور ادائیگیٔ حق کے معاملے میں حیرت انگیز حد تک مُحتاط بھی۔ چُنانچہ **حضرتِ** سیِّدُنا عبداللہ بن مبارَک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مُلکِ شام میں چند روز کیلئے مُقیم ہوئے، وہاں احادیثِ مبارَکہ لکھتے رہے۔ ایک بار ان کا قلم ٹوٹ گیا لہٰذا عارِیتاً (یعنی وقتی طور پر) کسی اور سے **قلم** حاصِل کیا، واپسی پر بُھولے سے وہ **قلم** وطن ساتھ لیتے آئے۔ جب یاد آیا تو صِرف **قلم** واپَس دینے کیلئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے وطن سے ملکِ شام کا سفر کیا۔ (تذکرۃُ الواعِظین ص ۲۴۳ کوئٹہ)

بِغیر اِجازت کسی کی چپّل پہننا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سبحٰنَ اللّٰہ! ہمارے اَسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ پَرائی چیز کے مُعامَلے میں **اللہ تعالیٰ** سے کس قدَر ڈرتے تھے!

فرمانِ مصطَفےٰ:(صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

مگرافسوس!اب ہم اس سلسلے میں بالکل بےخوف ہوتے جارہے ہیں!یادرکھئے! ابھی تو دوسروں کی چیزیں جان بوجھ کر رکھ لینا بہُت آسان معلوم ہوتا ہے مگر قِیامت میں صاحِبِ حق کو اِس کا بدلہ چکانا اوراس کو راضی کرنا بہُت ہی مشکل ہوجائے گا لہٰذادوسروں کےایک ایک دانے اورایک ایک تنکے کے بارے میں احتیاط کرنی چاہیئے،بِغیر اجازت کسی کی کوئی چیز مَثَلاً چادر،تولیہ، برتن، چارپائی ، کرسی وغیرہ وغیرہ ہرگز استعمال نہیں کرنی چاہئے ہاں اگران چیزوں کے مالک کی طرف سے اِذنِ عام ہوتو استعمال کرنے میں حَرَج نہیں۔مَثَلاً کسی کے گھر مہمان بن کر گئے تو عُمُوماًاِس طرح کی چیزوں کےاستعمال کی صاحِبِ خانہ کی طرف سے چھوٹ ہوتی ہے۔اکثر دیکھا جاتا ہے کہ مسجِد میں بعض لوگ بِغیر اجازتِ مالک اُس کی چپّلیں پہن کر اِستِنجاء خانے چلے جاتے ہیں۔بظاہر یہ عمل بہُت ہی معمولی لگ رہا ہے مگر ذرا سوچئے تو سہی!آپ کسی کی چپّلیں پہن کر اِستِنجاء خانے تشریف لے گئے اوراس کا مالِک باہَر جانے کیلئے اپنی چپّلوں کی طرف آیا،

فرمانِ مصطفٰے :(صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

غائب پا کر یہ سمجھ کر کہ چوری ہو گئیں بیچارہ دل مَسُوس کر رہ گیا اور ننگے پاؤں ہی چلا گیا۔ آپ نے اگرچِہ واپس آ کر چپلیں جہاں سے لی تھیں وہیں رکھ دیں مگر اُس کا مالِک تو انہیں ضائع کر چکا۔ اس کا وبال کس پر؟ یقیناً آپ پر اور آپ ہی ظالم ٹھہرے۔ آہ! بروزِ قیامت ظالم کی حسرت! حضرتِ سیِّدُ نا شیخ عبدُ الوَہّاب شَعرانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: ''بسا اوقات ایک ہی ظلم کے بدلے ظالم کی تمام نیکیاں لے کر بھی مظلوم خوش نہ ہوگا۔'' (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص ۵۰) جبھی تو ہمارے بزرگانِ دین رحمھم اللّٰہُ المبین بظاہر معمولی نظر آنے والی باتوں میں بھی احتیاط فرماتے تھے۔ حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں:

خوشبو سونگھنے میں احتیاط

حضرتِ امیرُ الْمُؤمِنین سیِّدُ نا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سامنے مسلمانوں کے لیے مُشک کا وزن کیا جا رہا تھا، تو انہوں نے فوراً اپنی ناک بند

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کرلی تاکہ انہیں خوشبو نہ پہنچے جب لوگوں نے یہ بات محسوس کی تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: **خوشبو سونگھنا** ہی تو اس کا نَفع ہے۔ (چُونکہ میرے سامنے اس وَقت وافِر مقدار میں مُشک موجود ہے لہٰذا اس کی خوشبو بھی زیادہ آرہی ہے اور میں اتنی زیادہ خوشبو سونگھ کر دیگر مسلمانوں کے مقابلے میں زائد نَفع حاصِل کرنا نہیں چاہتا) (اِحیاءُ العلوم ج ۲ ص ۱۲۱، قُوتُ القلوب ج ۲ ص ۵۳۳) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

چَراغ بُجھادیا!

"**کیمیائے سعادت**" میں ہے: ایک بُزُرگ رات کے وقت کسی مریض کے سِرہانے تشریف فرما تھے، قضائے الٰہی عزوجل سے وہ بیمار فوت ہوگیا، قربان جائیے ان بزُرگ کی مَدَنی سوچ پر کہ اُنہوں نے فوراً **چَراغ گُل** کردیا اور فرمایا: "اب اس چَراغ کے تیل میں وارِثوں کا حق بھی شامِل ہوگیا ہے۔" (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۳۴۷) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

باغ یا جہنّم کا گڑھا

اَللّٰہ! اَللّٰہ! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المبین کتنی عظیم مَدَنی سوچ کے مالِک ہوتے تھے! ہم تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتے اولیائے کرام ہر وَقت خوفِ خدا عزوجل سے لرزاں وترساں رہا کرتے ہیں، ہردم موت ان کے پیشِ نظر رہتی، قبر وحشر کے مُعامَلات سے کبھی غافِل نہیں ہوتے۔ آہ! قبر کا مُعامَلہ بے انتہا تشویش ناک ہے! ہائے ہمارا کیا بنے گا! ہم تو اپنی قَبر کو یکسر بھولے ہوئے ہیں "اِحیاءُ العلوم" میں ہے: حضرتِ سیِّدُ نا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "جو شخص قَبر کو اکثر یاد کرتا ہے وہ مرنے کے بعد اپنی قَبر کو جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ پائے گا اور جو قَبر کو بُھلا دے گا وہ اپنی قَبر کو جہنّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا پائے گا۔" (اِحیاءُ العُلُوم ج ۴ص۲۳۸)

گورِ نیکاں باغ ہوگی خلد کا   مجرموں کی قبر دوزخ کا گڑھا

آدھی کھجور

یاد رکھئے! اپنے چھوٹے چھوٹے مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیوں کے بھی حُقُوق کا خیال رکھنا ہوتا ہے۔اس مُعامَلے میں بے اِحتیاطی باعِثِ ہلاکت اوراحتیاط سببِ دُخُولِ جنّت ہے۔چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن اسمٰعیل بُخاری علیہ رحمۃُ الباری اپنے مجموعۂ احادیث،الموسوم،''صحیح بخاری''میں نَقل کرتے ہیں:اُمّ المُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا:ایک عورت جس کے ساتھ دو بچیاں تھیں،اس نے آکر مجھ سے سُوال کیا (یعنی مجھ سے کچھ مانگا)،میرے پاس اس وقت صرف ایک کھجور تھی وہ میں نے اسکو دے دی اس نے کھجور کے دوٹکڑے کر کے دونوں کو ایک ایک ٹکڑا دے دیا۔جب سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے اللہ کے مَحبوب،دانائے غُیُوب،مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں یہ واقِعہ عرض کیا تو فرمایا:''جس کو لڑکیاں عطا ہوئیں اور اس نے ان کے ساتھ اچّھا سُلوک کیا تو یہ اس کے لئے جہنَّم سے آڑ بن جائیں گی۔''

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج ۴ ص ۹۹ حدیث ۵۹۹۵)

شاہی تھپّڑ کا انجام

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُ ناعُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ حقوق العِباد کے مُعامَلے میں کسی کی رعایت نہ فرماتے تھے۔چُنانچِہ شاہِ غَسّان نیا نیا مسلمان ہوا تھا اور اس سے حضرت سیِّدُ نا فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بَہُت زیادہ خوشی ہوئی تھی کیوں کہ اس کے سبب اب اُس کی رعایا کے ایمان لانے کی اُمّید پیدا ہوگئی تھی۔ دورانِ طواف شاہِ غَسّان کے کپڑے پر کسی غریب اَعرابی کا پاؤں آ گیا، غصّے میں آ کر اس نے ایسا زوردار **طمانچہ** مارا کہ اَعرابی کا دانت شہید ہو گیا۔ اُس نے سیِّدُ ناعمرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بارگاہ میں فریاد کی۔شاہِ غَسّان نے **طمانچہ** مارنے کا اِعتِراف کیا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مُدَّعی یعنی اس مظلوم اَعرابی سے فرمایا کہ آپ شاہِ غَسّان سے قِصاص یعنی بدلہ لے سکتے ہیں۔ یہ سن کر شاہِ غَسّان نے بُرا مناتے ہوئے کہا کہ ایک معمولی شخص مجھ جیسے بادشاہ کے برابر کیسے ہو گیا جو اسکو مجھ سے بدلہ لینے کا حق حاصل ہو گیا! آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ

نے فرمایا: اسلام نے تم دونوں کو برابر کردیا ہے۔شاہِ غسّان نے قِصاص کیلئے ایک دن کی مُہلَت لی اور رات کے وقت نکل بھاگا اور مُرتَد ہوگیا۔

(خُطباتِ مُحرّم ص۱۳۸ شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور)

فاروقِ اعظم کی سادَگی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے شاہِ غسّان جیسے بادشاہ کی ذرّہ برابر بھی رعایت نہ فرمائی اور اس بدنصیب کے اسلام سے پھر کر دوبارہ کفر کے گڑھے میں کود جانے سے اسلام کو بھی کوئی نقصان نہ پہنچا۔ بلکہ اگر حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ رعایت فرما دیتے تو شاید اسلام کو ضَرر (یعنی نقصان) پہنچتا اور لوگوں کا اس طرح ذِہن بنتا کہ اسلام کمزور کو طاقتور سے مَعاذَاللہ عزوجل حق نہیں دلوا سکتا۔ یہ عادِلانہ نِظام ہی کی بَرَکت تھی کہ ایک روز حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم بِغیر کسی محافِظ کے بے خوف و خَطَر گرمی کے موسِم میں ایک دَرَخت کے نیچے پتّھر پر اپنا مبارَک سر رکھ کر سَو رہے تھے کہ رُوم کا

قاصِد ان کی تلاش میں اِدھر آ نکلا اور انہیں اس طرح سوتا دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کیا یِہی وہ شخص ہے جس سے ساری دنیا لرزہ بَراَندام ہے! پھر وہ بول اٹھا: اے عمر! آپ عدل کرتے ہیں، حُقُوقُ العِباد کا خیال رکھتے ہیں تو آپ کو پتّھروں پر بھی نیند آ جاتی ہے اور ہمارے بادشاہ ظُلم کرتے ہیں بندوں کے حُقُوق پامال کرتے ہیں لہٰذا انہیں مَخمَلِیں بستروں پر بھی نیند نہیں آتی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

''امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بُرے خاتمے کے اسباب

ظُلم کی نحوست بھی تو دیکھئے ''شاہِ غسّان'' کا ایمان ہی برباد ہوگیا! حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر وَرّاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: **''بندوں پر ظُلم کرنا اکثر سلبِ ایمان کا سبب بن جاتا ہے۔''** حضرتِ سیِّدُنا ابوالقاسم حکیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے پوچھا: کوئی ایسا گناہ بھی ہے جو بندے کو ایمان سے محروم کردیتا

فرمانِ مصطَفٰے :(صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ہے؟ فرمایا: **بربادیٔ ایمان** کے تین اسباب ہیں: {1} ایمان کی نعمت پر شکر نہ کرنا {2} ایمان ضائع ہونے کا خوف نہ رکھنا {3} مسلمان پر ظلم کرنا۔

(تَنْبِیْہُ الغافِلِین ص ۲۰۴)

خود کو کسی کا ''غلام'' کہنا کیسا؟

ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المبین نے حُقُوقُ العِباد کے معاملہ میں احتیاط کی ایسی مثالیں قائم کی ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ چُنانچِہ **امامِ اعظم، فقیہِ اَفْخَم** حضرت سیِّدُنا **امام ابوحنیفہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہور شاگرد قاضی القُضاۃ یعنی (CHIEF JUSTICE) حضرتِ **سیِّدُنا امام ابویوسف** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلیفہ ہارونُ الرشید عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ المجید کے **مُعتَمَد** (یعنی قابلِ اعتماد) وزیر فضل بن ربیع کی گواہی قَبول کرنے سے انکار کردیا۔ خلیفہ ہارونُ الرشید عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ المجید نے جب گواہی قَبول نہ کرنے کا سبب دریافت کیا تو فرمایا: ایک بار میں نے خود اپنے کانوں سے سنا کہ وہ آپ سے کہہ رہا تھا: ''میں آپ کا غلام

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ہوں‘‘ اگر وہ اِس قول میں سچّا تھا تو وہ آپ کے حق میں گواہی دینے کے لئے نا اہل ہوا کیوں کہ آقا کے حق میں غلام کی گواہی نامقبول ہے اور اگر بطورِ خوشامد اس نے جھوٹ بولا تھا تب بھی اس کی گواہی قبول نہیں کی جاسکتی کہ جو شخص آپ کے دربار میں بے باکی کے ساتھ جھوٹ بول سکتا ہے وہ میری عدالت میں جھوٹ سے کب باز رہے گا!

کیا حال ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ حضرتِ سیِّدُنا امام **ابویوسف** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس قَدَر ذِہین تھے اور عدل ہو تو ایسا کہ کسی بندے کے حق کے مُعامَلے میں نہایت ہی بے باکی کیساتھ خلیفۂ وَقت کے حق میں اس کے خاص وزیر کی گواہی بھی مُستَرَد کردی۔ یہاں واقِعی ایک نکتہ قابلِ غور ہے کہ بسا اوقات خوشامدانہ طور پر یا یوں ہی بے سوچے سمجھے اپنے آپ کو ایک دوسرے کا خادِم یا غلام یا سگ وغیرہ بول دیا جاتا ہے مگر دل اس کے بِالکل اُلٹ ہوتا ہے،

کاش! دل وزَبان یکساں ہوجائیں۔ ہمارے اَسلاف دل اورزبان کی یکسانیت کا بَہُت زیادہ خیال رکھتے تھے چُنانچِہ امَامُ الـمُعَبِّرِین حضرتِ سیِّدُ نا امام محمد ابنِ سِیرِین علیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ المُبین نے ایک شخص سے پوچھا: **کیا حال ہے؟** وہ بولا: ''اُس کا کیا حال ہوگا جس پر پانچ سو دِرھم قرض ہو، بال بچّے دار ہو مگر پلّے کچھ نہ ہو۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ سن کر گھر تشریف لائے اور ایک ہزار دِرھم لاکر اُس کو پیش کرتے ہوئے فرمایا: پانچ سو دِرہم سے اپنا قرض ادا کر دیجئے اور مزید پانچ سو اپنے گھر خرچ کیلئے قَبول فرمائیے۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے دل میں عہد کیا کہ آئندہ کسی کا حال دریافت نہیں کروں گا۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: امام ابنِ سِیرِین علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ المُبین نے یہ عَہد اس لئے کیا کہ اگر میں نے کسی کا حال پوچھا اور اُس نے اپنی پریشانی بتائی پھر اگر میں نے اس کی مدد نہیں کی تو میں پوچھنے کے مُعامَلے میں ''مُنافِق'' ٹھہروں گا! (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۴۰۸ انتشارات گنجینہ تہران)

منافق ٹھہروں گا کی وضاحت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے اَسلاف رَحِمَہُمُ اللّٰہ تعالٰی کتنے کھرے اور سچّے ہوا کرتے تھے، ان کا ذِہن یہ تھا کہ جب تک سامنے والے سے حقیقی معنوں میں ہمدردی کا جذبہ نہ ہو اُس کا حال نہ پوچھا جائے اور حال پوچھنے کی صورت میں اگر وہ پریشانی بتائے تو حَتَّی المقدور اُس کی اِمداد کی جائے۔ یاد رہے! امام ابنِ سِیرِین علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ المُبین نے مدد نہ کرنے کی صورت میں اپنے لئے یہ جو فرمایا کہ ''مُنافِق ٹھہروں گا'' اس سے یہاں مُنافِقِ عملی مُراد ہے اور نِفاقِ عملی کفر نہیں۔

مظلوم کی امداد کرنا ضَروری ہے

جہاں ظلم کرنا بندوں کی حق تلفی ہے وہاں باوُجُود قدرت مظلوم کی مدد نہ کرنا بھی جُرم ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابن عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما کہتے ہیں: **رسولُ اللہ** عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے: اَللّٰہُ

عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ''مجھے میری عزّت وجلال کی قسم میں جلدی یا دیر میں **ظالم** سے بدلہ ضَرور لوں گا۔ اور اُس سے بھی بدلہ لوں گا جو باوُجُود قدرت **مظلوم** کی امداد نہیں کرتا۔'' (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۳ ص۱۴۵ حدیث ۳۴۲۱) معلوم ہوا جو مظلوم کی مدد کرنے کی قدرت رکھتا ہے پھر بھی نہیں کرتا وہ گنہگار ہے۔ البتّہ جو مدد پر قادر نہ ہو اُس پر گناہ نہیں جیسا کہ حضرت شارحِ بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: ''یاد رہے! مسلمان کی مدد، مدد کرنے والے کے حال کے اعتبار سے کبھی فرض ہوتی ہے کبھی واجِب کبھی مُستَحَب۔'' (نزھۃ القاری ج۳ ص۶۶۵، فرید بک اسٹال)

قَبر سے شُعلے اُٹھ رہے تھے!

خلیفۂ اعلیٰ حضرت فقیہِ اعظم حضرتِ علّامہ ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ القوی اپنی کتاب ''اَخلاقُ الصّالحین'' میں نَقل کرتے ہیں: ابو میسرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: **ایک قَبر سے شُعلے اُٹھ رہے تھے** اور میِّت کو عذاب ہو رہا تھا، مُردے نے پوچھا: مجھے کیوں مارتے ہو؟ فِرِشتوں نے کہا کہ

ایک **مظلوم** نے تجھ سے فریاد کی مگر تو نے اس کی فریاد رسی نہیں کی اور ایک دن تُو نے **بے وُضو نماز** پڑھی۔ (اَخلاقُ الصّالحین ص۵۷ ، تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص ۵۱)

مسلمانوں کا غم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو اُس شخص کا حال ہے جو مظلوم کی مدد پر قدرت ہونے کے باوُجُود اُس کی مدد نہیں کرتا تو خود ظالم کا کیا حال ہوگا! معلوم ہوا کہ مظلوم کی حتَّی الوَسع مدد کرنی چاہیے اور مظلوم کی مدد کرنے میں بَہُت اجر و ثواب ہے۔ ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المبین کو مسلمانوں کی تکالیف کا کس قَدَر احساس تھا اِس کا اندازہ ''کیمیائے سعادت'' میں بیان کردہ اِس حکایت سے کیجئے چُنانچِہ **ایک** مرتبہ لوگوں نے دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا **فُضَیل بن عیاض** رحمۃ تعالیٰ علیہ رو رہے ہیں، جب رونے کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا: میں اُن بے چارے مسلمانوں کے غم میں رو رہا ہوں جنہوں نے مجھ پر مظالم کئے ہیں کہ کل بروزِ قِیامت جب ان سے سُوال ہوگا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ ان کا کوئی عُذر نہ

سنا جائے گا اور وہ ذلیل ورُسوا ہوں گے۔ (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۳۹۳)

چور کا غم

ایک بُزُرگ کا واقِعہ ہے کہ ان کی رقم کسی نے نکال لی تھی اور وہ رو رہے تھے لوگوں نے ہمدردی کا اظہار کیا تو فرمانے لگے: میں اپنی رقم کے غم میں نہیں بلکہ چور کے غم میں رو رہا ہوں کہ کل قِیامت میں بے چارہ بطورِ مجرِم پیش کیا جائے گا اُس وقت اُس کے پاس کوئی عُذر نہیں ہوگا۔ آہ! اس وقت اسکی کتنی رُسوائی ہوگی۔

چوری کا عذاب

چور کی بات نکلی تو چوری کا عذاب بھی عرض کرتا چلوں فقیہ ابواللَّیث سمرقندی علیہ رحمۃ اللہ القوی ''قُرّۃُ الْعُیُون'' میں نقل کرتے ہیں: جس نے کسی کا تھوڑا سا مال بھی چُرایا وہ قِیامت کے روز اُس مال کو اپنی گردن میں آگ کے طوق (ہار) کی شکل میں لٹکا کر آئے گا۔ اور جس نے تھوڑا سا بھی مالِ حرام کھایا اُس کے پیٹ میں آگ سُلگائی جائے گی اور وہ اِس قدر خوفناک چیخیں مارے گا کہ جتنے لوگ اپنی

فرمانِ مصطفٰے : (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

قبروں سے اٹھیں گے کانپ جائیں گے یہاں تک کہ خدائے اَحکَمُ الحاکِمین جَلَّ جَلَالُہٗ لوگوں کے سامنے جو بھی فیصلہ فرمائے۔ (قُرَّۃُ العُیُون ص ۳۹۲)

گناہوں کے مریضوں کا علاج کرنے والوں کیلئے مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بات چلی تھی مسلمانوں کا غم کھانے کی اور ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی مسلمانوں کے گناہوں کے سبب ہونے والے ہولناک عذاب کے مُتَعَلِّق غور کر کے ان پر رحم کرتے، ان کیلئے غمگین ہوتے اور ان کی اصلاح کیلئے کُڑھتے تھے۔ ہمیں بھی مسلمانوں کی ہمدردی اور غمگساری کرنی چاہیے، ان کی اِصلاح کیلئے ہر دم کوشاں رہنا چاہیے اور اس میں حوصلہ بڑا رکھنا اور حکمتِ عملی سے کام لینا چاہیے۔ اس ضمن میں ہمیں ڈاکٹر کے طریقِ کار سے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے جیسا کہ کڑوی دوا اور انجکشن وغیرہ کے سبب مریض اگر ڈاکٹر سے کتراتا بھی ہے تب بھی ڈاکٹر اس سے نفرت نہیں بلکہ پیار ہی سے پیش آتا ہے اسی طرح گناہوں کا مریض چاہے ہمارا مذاق اُڑائے، خواہ

ہم پر پھبتیاں کسے ہمیں بھی ہمت نہیں ہارنی چاہیے، اگر ہم سَعیِ پَیہم کرتے رہیں گے اور میدانِ عمل سے بھاگنے والوں کو **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافلوں میں سفر کے عادی بنانے میں کامیاب ہوجائیں گے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں کے مریض ضَرور شِفایاب ہوتے چلے جائیں گے۔

مختلف حُقُوق سیکھنے کا طریقہ

یاد رکھئے! بندوں کے حُقُوق کے مُعامَلے میں والِدَین کا مُعامَلہ سرِ فہرست ہے اس کی تفصیلی معلومات مکتبۃ المدینہ کا جاری کردہ بیان کا آڈیو کیسٹ "**ماں باپ کو ستانا حرام ہے**" اور نگرانِ شوریٰ کی VCD "**ماں باپ کے حُقُوق**" سماعت فرمایئے۔ اسی طرح اولاد کے حُقُوق، میاں بیوی کے حُقُوق، قرابت داروں کے حُقُوق، پڑوسیوں کے حقوق وغیرہ جو ہیں وہ عام بندوں کے حُقُوق سے زیادہ اَھَمِّیَّت رکھتے ہیں۔ یہ سارے حُقُوق اس مختصر سے بیان میں نہیں سیکھے جاسکتے اس کیلئے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ان تین رسائل (۱) والِدَین، زوجین اور اساتِذہ کے حُقُوق (۲) حُقُوقُ العِباد کیسے مُعاف ہوں اور (۳) اولاد کے حُقُوق کا مُطالَعہ

فرمایئے نیز **مَدَنی قافِلوں** میں سنّتوں بھرا سفر کرتے رہئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حُقُوقُ العِباد کے بارے میں معلومات کیساتھ ساتھ اِحتیاط کا جذبہ بھی پیدا ہوگا اور جب اِحتیاط کریں گے تو اِن شاءَ اللّٰہُ الرَّحمٰن عَزَّوَجَلَّ جنّت کا راستہ آسان ہوجائے گا۔

ظالم کے مختلف انداز کی نشاندھی

مسلمانوں کو ستانے والوں، لوگوں کے دل دُکھانے والوں، لوگوں کے بُرے نام رکھنے والوں، لوگوں پر پھبتیاں کسنے والوں ،لوگوں کی نقلیں اتارنے والوں، اورلوگوں کا مذاق اُڑانے والوں کیلئے لمحۂ فکریہ ہے ،سنو! سنو! ربِّ کائنات عزوجل پارہ 26 سورۃُ الحُجُرات آیت نمبر 11 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (۱۱)

میرے آقا اعلیٰحضرت،اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت،عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت،پروانۂ شمعِ رِسالت، امامِ عشقِ و مَحبَّت،مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سنّت ،ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت ، پیرِ طریقت،آفتابِ وِلایت،باعثِ خَیْر وبَرَکت،حضرتِ علّامہ مولیٰناالحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن اپنے شہرۂ آفاق ترجَمۂ قراٰن، کنزالایمان میں اس کا ترجَمہ یوں کرتے ہیں: اے ایمان والو! نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسی ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے، دورنہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرواور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو۔ کیا ہی بُرا نام مسلمان ہوکر فاسِق کہلانا اور جوتوبہ نہ کریں وُہی ظالم ہیں۔

کسی کی ہنسی اُڑانا گناہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی کی غربت یا حسب نسب یا جسمانی

عیب پر ہنسنا گناہ ہے اسی طرح کسی مسلمان کو بُرے القاب سے پکارنا بھی گناہ ہے، کسی کو کتّا، گدھا، سُوَر وغیرہ نہیں کہہ سکتے، اسی طرح کسی میں عیب موجود ہو تب بھی اُسے اُس عیب کیساتھ نہیں پکار سکتے مَثَلًا اے اندھے! ابے کانے! او لمبے، ارے ٹھگنے! وغیرہ، ہاں ضَرورتاً پہچان کروانے کیلئے نابینا وغیرہ کہہ سکتے ہیں۔ لوگوں پر ہنسنے، بُرے اَلقاب سے پکارنے اور مذاق اُڑانے والوں کو قرانِ پاک نے ''فاسِق'' کا فتوٰی ارشاد فرمایا ہے اور جو توبہ نہ کرے اسے ظالم قرار دیا ہے۔

لوگوں کا مذاق اُڑانے والو! کان کھول کر سن لو!

مذاق اُڑانے کا عذاب

جب کسی مسلمان کا مذاق اُڑانے کو جی چاہے تو خدارا اِس روایت پر غور فرمالیا کیجئے جس میں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، شَہَنْشاہِ اَبرار، سرکارِ والا تبار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بے کسوں کے مددگار، صاحِبِ پسینۂ خوشبودار، شفیعِ روزِ شمار جنابِ احمدِ مختار صلَّی اللہ تعالیٰ

علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: قِیامت کے روز لوگوں کا مذاق اڑانے والے کے سامنے جنّت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا اور کہا جائے گا کہ آؤ! آؤ! تو وہ بَہُت ہی بے چینی اور غم میں ڈوبا ہوا اُس دروازے کے سامنے آئے گا مگر جیسے ہی دروازے کے پاس پہنچے گا وہ دروازہ بند ہو جائے گا۔ پھر جنّت کا ایک دوسرا دروازہ کھلے گا اور اس کو پکارا جائیگا کہ آؤ! چُنانچِہ یہ بے چَینی اور رنج و غم میں ڈوبا ہوا اُس دروازے کے پاس جائے گا تو وہ دروازہ بھی بند ہو جائے گا۔ اِسی طرح اس کیساتھ مُعامَلہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ جب دروازہ کھلے گا اور پُکار پڑے گی تو وہ نہیں جائے گا۔

(کتابُ الصَّمت مع موسُوعَہ امام ابنِ اَبِی الدُّنیا، ج ۷ص ۱۸۳۔۱۸۴ رقم ۲۸۷)

مُعافی مانگ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سب گھبرا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں رُجُوع کر لیجئے، سچّی توبہ کر لیجئے اور ٹھہرئے! بندوں کی حق تلفی کے مُعاملے میں

بارگاہِ الٰہی عزوجل میں صرف توبہ کرنا کافی نہیں، بندوں کے جو جو حُقُوق پامال کئے ہوں وہ بھی ادا کرنے ہوں گے، مَثَلاً مالی حق ہے تو اُس کا مال لوٹانا ہوگا، دل دُکھایا ہے تو معاف کروانا ہوگا۔ آج تک جس جس کا مذاق اُڑایا، بُرے اَلقاب سے پکارا، طعنہ زنی اور طنز بازی کی، دل آزار نقلیں اتاریں، دل دُکھانے والے انداز میں آنکھیں دِکھائیں، گُھورا، ڈرایا، گالی دی، غیبت کی اور اس کو پتا چل گیا۔ جھاڑا، مارا، ذلیل کیا، اَلْغَرَض کسی طرح بھی بے اجازتِ شرعی ایذاء کا باعِث بنے ان سب سے فرداً فرداً معاف کروالیجئے، اگر کسی فرد کے بارے میں یہ سوچ کر باز رہے کہ مُعافی مانگنے سے اس کے سامنے میری ''پوزیشن ڈاؤن'' ہوجائے گی تو خدارا غور فرمالیجئے! قِیامت کے روز اگر یہی فرد آپ کی نیکیاں حاصِل کرکے اپنے گناہ آپ کے سرڈالدیگا اُس وقت کیا ہوگا! خدا کی قسم! صحیح معنوں میں آپ کی ''پوزیشن'' کی دھجیاں تو اُس وقت اڑیں گی اور آہ! کوئی دوست برادر یا عزیز ہمدردی کرنے والا بھی نہ ملے گا۔ جلدی کیجئے! جلدی کیجئے! اپنے والِدین کے

قدموں میں گر کر، اپنے عزیزوں کے آگے ہاتھ جوڑ کر، اپنے ماتحتوں کے پاؤں پکڑ کر اپنے اسلامی بھائیوں اور دوستوں سے گڑ گڑا کر، ان کے آگے خود کو ذلیل کر کے آج دنیا میں مُعافی مانگ کر آخرت کی عزّت حاصِل کرنے کی سعی فرما لیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰه یعنی جو اللہ عزوجل کیلئے عاجزی کرتا ہے اللہ عزوجل اس کو بلندی عطا فرماتا ہے۔(شُعَبُ الایمان ج٦ ص٢٩٧ حدیث ٨٢٢٩ دار الکتب العلمیة بیروت)

سب ایک دوسرے سے **مُعافی** مانگ لیجئے اور سب ایک دوسرے کو **مُعاف** بھی کر دیجئے۔

میں نے مُعاف کیا

جس کے ساتھ لوگ زیادہ مُنسلِک ہوتے ہیں اس سے بندوں کی حق تلفیوں کے صُدور کا اِمکان بھی زیادہ ہوتا ہے۔ مجھ سگِ مدینہ عُفی عنہ سے وابَستگان کی تعداد بھی بہُت زیادہ ہے، آہ! نہ جانے کتنوں کا مجھ سے دل دُکھ جاتا ہوگا!! میں ہاتھ جوڑ کر عرض کرتا ہوں: میری ذات سے کسی کی جان، مال یا آبرو کو

نقصان پہنچا ہو وہ چاہے تو بدلہ لے لے یا مجھے مُعاف کر دے، اگر کسی کا مجھ پر **قرض** آتا ہو تو بے شک وُصول کر لے اگر لینا نہیں چاہتا تو مُعافی سے نواز دے۔ جو میرا قرض دار ہے میں اپنی **ذاتی رقمیں** اُس کو **مُعاف** کرتا ہوں۔ **اے اللہ** عزوجل! میرے سبب سے کسی مسلمان کو عذاب نہ کرنا۔ میں نے ہر مسلمان کو اپنے اگلے پچھلے حقوق مُعاف کئے چاہے جس نے میری دل آزاری کی یا آئندہ کرے گا، مجھے مارا یا آئندہ مارے گا، میری جان لینے کی کوشش کی یا آئندہ کریگا یا کہ شہید کر ڈالے گا میرے حقوق کے تعلق سے میری طرف سے ہر مسلمان کیلئے **عام مُعافی** کا اعلان ہے۔ **اے میرے پیارے پیارے اللہ!** تُو مجھ عاجز و مسکین بندے کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف فرما کر مجھے بے حساب بخش دے۔

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

سب اسلامی بھائی جو اس وَقت بینَ الاقوامی تین روزہ اجتماع میں جمع

فرمانِ مصطَفٰے (صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ہیں یا مدنی چینل و INTERNET کے ذَرِیعے دنیا میں جہاں کہیں مجھے سن رہے ہیں یا تمام وہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں جو آڈیو یا وڈیو کیسٹ کے ذَرِیعے مجھے سماعت فرما رہے ہیں یا تحریری بیان پڑھ رہے ہیں وہ توجُّہ فرمائیں کہ بندے کا دنیا میں جو بڑے سے **بڑا حق** تصوُّر کیا جا سکتا ہے سمجھ لیجئے میں نے آپ کا وہ حق تلف کر دیا ہے نیز اِس کے علاوہ بھی جتنے حُقوق تلف کئے ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے مجھے وہ سب کے سب حُقُوق معاف فرما دیجئے بلکہ احسان بالا احسان ہوگا کہ آئندہ کیلئے پیشگی ہی **مُعافی** سے نواز دیجئے۔ **برائے کرم!** دل کی گہرائی کے ساتھ ایک بار زَبان سے کہہ دیجئے: "میں نے مُعاف کیا" جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْراً وَّاَحسَنَ الْجَزَاء .

رقمیں لوٹانی ہوں گی

جس پر کسی کا **قرض** آتا ہے وہ چُکا دے اور اگر ادائیگی میں تاخیر کی ہے تو معافی بھی مانگے، جس سے رشوت لی، جس کی جیب کاٹی، جس کے یہاں

چوری کی، جس کا **مال لوٹا** ان سب کو ان کے اَموال لوٹانے ضَروری ہیں، یا ان سے مُہلَت لے یا **معاف** کروالے اور جو تکلیف پہنچی اس کی بھی مُعافی مانگے۔ اگر وہ شخص **فوت** ہوگیا ہے تو وارِثوں کو دے اگر کوئی وارِث نہ ہوتو اُتنی رقم صَدَقہ کرے۔ اگر لوگوں کا مال دبایا ہے مگر یہ یاد نہیں کہ کس کس کا مال ناحق لیا ہے تب بھی اُتنی رقم صَدَقہ کرے یعنی مساکین کو دیدے۔ **صَدَقہ** کردینے کے بعد بھی اگر اہلِ حق نے مطالَبہ کردیا تو اُس کو دینا پڑیگا۔

جو یاد نہیں ان سے کس طرح معاف کروائیں؟

جو اسلامی بھائی حُقُوقُ العِباد کے مُعامَلے میں خوفزدہ ہیں اوراب سوچ میں پڑ گئے ہیں کہ ہم نے تو نہ جانے کتنوں کی حق تلفیاں کی ہیں اور کتنوں ہی کادل دُکھایا ہے، اب ہم کس کس کو کہاں کہاں تلاش کریں! تو ایسوں کی خدمتوں میں عرض ہے کہ جن جن کی **دل آزاری** وغیرہ کی ہے ان میں سے جتنوں سے رابِطہ ممکن ہے ان سے مل کر یا فون پر یا تحریری طور پر رابطہ کر کے **مُعافی تلافی** کی

ترکیب بنا لیجئے ان کو راضی کر لیجئے اور جو جو غائب ہیں یا فوت ہو چکے ہیں یا جن کے بارے میں یاد ہی نہیں کہ وہ کون کون لوگ ہیں تو ہر نماز کے بعد اُن کیلئے دعائے مغفِرت کیجئے، مَثَلاً ہر **نماز** کے بعد اس طرح کہنے کا معمول بنا لیجئے: '' **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ **میری اور آج تک میں نے جن جن مسلمانوں کی حق تلفی کی ہے ان سب کی مغفرت فرما۔**'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بَہُت بڑی ہے، مایوس نہ ہوں، ''نیّت صاف منزِل آسان۔'' اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی ندامت رنگ لائے گی اور **میٹھے مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے حُقُوقُ العباد کی **مُعافی** کے اَسباب بھی کرمِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے ہو جائیں گے۔ چُنانچِہ

اللہ عزوجل صلح کروائے گا

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ایک روز سرکارِ دو عالَم، نُورِ مُجَسَّم ،شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف

فرمانِ مصطَفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

فرما تھے، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تَبَسُّم فرمایا۔ حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: **یارسولَ اللہ!** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر میرے ماں باپ قربان! آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کس لئے تَبَسُّم فرمایا: ارشاد فرمایا: میرے دو اُمَّتی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دوزانو گر پڑیں گے، ایک عرض کرے گا: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اس سے میرا انصاف دلا کہ اس نے مجھ پر **ظلم** کیا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُدَّعی (یعنی دعویٰ کرنے والے) سے فرمائے گا: اب یہ بے چارہ (یعنی جس پر دعویٰ کیا گیا ہے وہ) کیا کرے اِس کے پاس تو کوئی نیکی باقی نہیں۔ **مظلوم** (مُدَّعی) عرض کرے گا: ''میرے گناہ اس کے ذِمّے ڈال دے۔'' اتنا اِرشاد فرما کر سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم رو پڑے، فرمایا: وہ دن بَہُت عظیم دن ہوگا کیونکہ اُس وقت (یعنی بروزِ قِیامت) ہر ایک اس بات کا ضَرورت مند ہوگا کہ اس کا بوجھ ہلکا ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مظلوم (یعنی مُدَّعی) سے فرمائیگا: دیکھ تیرے سامنے کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا: **اے پروردگار!** عَزَّوَجَلَّ میں اپنے

سامنے سونے کے بڑے شہر اور بڑے بڑے مَحلّات دیکھ رہا ہوں جو موتیوں سے آراستہ ہیں یہ شہر اور عُمدہ مَحلّات کس پیغمبر یا صِدّیق یا شہید کے لئے ہیں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: یہ اُس کے لئے ہیں جو ان کی قیمت ادا کرے۔ بندہ عرض کرے گا: ان کی قیمت کون ادا کرسکتا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: تُو ادا کرسکتا ہے۔ وہ عرض کرے گا: کس طرح؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: اِس طرح کہ تُو اپنے بھائی کے حُقُوق مُعاف کردے۔ بندہ عرض کرے گا: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں نے سب حُقُوق **مُعاف** کئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑو اور دونوں اِکٹھے جنّت میں چلے جاؤ۔ پھر سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک ومختار، شَہَنْشاہِ ابرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور مخلوق میں **صُلح** کرواؤ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی بروزِ قیامت مسلمانوں میں **صُلح** کروائے گا۔

(اَلْمُسْتَدْرَک لِلْحاکِم ج۵ ص ۷۹۵ حدیث ۸۷۵۸ دار المعرفة بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، محبوبِ ربُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔ (مِشکاۃُ الْمَصَابِیح، ج ۱ ص ۵۵، حدیث ۱۷۵، دارالکتب العلمیۃ بیروت

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"ایک چپ ہزار سکھ" کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے بات چیت کرنے کے 12 مَدَنی پھول

﴿1﴾ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے ﴿2﴾ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ

فرمانِ مصطَفٰے :(صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

مُؤَدَّبانہ لہجہ رکھئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعزَّز رہیں گے ﴿3﴾ چلّا چلّا کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلُّفی میں اکثر دوست آپس میں کرتے ہیں سنّت نہیں ﴿4﴾ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنائیے۔ آپ کے اخلاق بھی اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا ﴿5﴾ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسروں کو گِھن آتی ہے ﴿6﴾ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنّت نہیں ﴿7﴾ بات چیت کرتے ہوئے بلکہ کسی بھی حالت میں قہقہہ نہ لگائیے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا ﴿8﴾ زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے ہیبت جاتی رہتی ہے ﴿9﴾ سرکارِ مدینہ صلی اللہ

تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: ''جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اسے دُنیا سے بے رَغبتی اور کم بولنے کی نعمت عطا کی گئی ہے تو اس کی قربت وصحبت اختیار کرو کیونکہ اسے حکمت دی جاتی ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، ج ۴، ص ۲۲ ۴، حدیث ۴۱۰۱) ﴿10﴾ فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم: ''جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔'' (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج ۴ ص ۲۲۵ حدیث ۲۵۰۹) مراٰۃ المناجیح میں ہے: حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں کہ: گفتگو کی چار قسمیں ہیں: (۱) خالِص مُضِر (یعنی مکمَّل طور پر نقصان دِہ) (۲) خالِص مفید (۳) مُضِر (یعنی نقصان دِہ) بھی مفید بھی (۴) نہ مُضِر نہ مفید۔ خالِص مُضِر (یعنی مکمَّل نقصان دِہ) سے ہمیشہ پرہیز ضَروری ہے، خالِص مفید کلام (بات) ضَرور کیجئے، جو کلام مُضِر بھی ہو مفید بھی اس کے بولنے میں احتیاط کرے بہتر ہے کہ نہ بولے اور چوتھی قسم کے کلام میں وَقت ضائع کرنا ہے۔ ان کلاموں میں امتیاز کرنا مشکل ہے لہٰذا خاموشی بہتر ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۶ ص ۴۶۴) ﴿11﴾ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو

اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے ﴿12﴾ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔"

(کتابُ الصَّمت، معه موسوعة الامام ابن أبی الدنیا، ج۷، ص ۲۰۴ رقم ۳۲۵ المکتبة العصریة بیروت)

بات چیت کرنے کی تفصیلی معلومات حاصِل کرنے اور دیگر سینکڑوں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 120 صَفحات کی کتاب "**سنّتیں اور آداب**" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فہرس ۷۸۶ ۹۲

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
موتیوں والا تاج	1	جنّت میں گھومنے والا	22
خوفناک ڈاکو	2	آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بے اِنتہا عاجزی	22
ظالم کو مُہلت ملتی ہے	4	میں نے تیرا کان مروڑا تھا	23
اوندھے منہ جہنّم میں	6	مسلمان کی تعریف	24
آگ کی بیڑیاں	6	مسلمان کو گھورنا، ڈرانا	25
مُفلِس کون؟	7	ہم شریف کے ساتھ شریف اور......	26
لرز اٹھو!	8	جو برائی کرے اُس پر بھی ظُلم نہ کرو	28
آدھا سیب	10	پرائی قلم لوٹانے کے لئے سفر	28
خِلال کا وبال	11	بِغیر اِجازت کسی کی چپّل پہننا کیسا؟	29
گیہوں کا دانہ توڑنے کا اُخروی نقصان	12	خوشبو سونگھنے میں احتیاط	31
سات سو باجماعت نمازیں	14	چَراغ بجھا دیا!	32
ادائے قرض میں بِلا وجہ تاخیر گناہ ہے	15	باغ یا جہنّم کا گڑھا	33
غیرتمندی کا تقاضا	16	آدھی کھجور	34
نیکیوں کے ذَرِیعے مالدار	17	شاہی تھپڑ کا انجام	35
اللہ ورسول کو ایذا دینے والا	19	فاروقِ اعظم کی سادَگی	36
دل ہلا دینے والی خارِش	20	بُرے خاتمے کے اسباب	37

﴿ ۷۸۶ ﴾ فہرس ﴿ ۹۲ ﴾

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
خود کو کسی کا ''غلام'' کہنا کیسا؟	38	ظالم کے مختلف انداز کی نشاندھی	47
کیا حال ہے؟	39	کسی کی ہنسی اُڑانا گناہ ہے	48
منافق ٹھہروں گا کی وضاحت	41	مذاق اڑانے کا عذاب	49
مظلوم کی امداد کرنا ضروری ہے	41	مُعافی مانگ لیجئے	50
قَبر سے شُعلے اُٹھ رہے تھے!	42	میں نے مُعاف کیا	52
مسلمانوں کا غم	43	رقمیں لوٹانی ہوں گی	54
چور کا غم	44	جو یاد نہیں ان سے کس طرح معاف کروائیں؟	55
چوری کا عذاب	44	اللہ عَزَّوَجَلَّ صلح کروائے گا	56
مختلف حُقوق سیکھنے کا طریقہ	46	بات چیت کرنے کے 12 مَدَنی پھول	59

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے۔

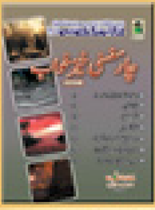

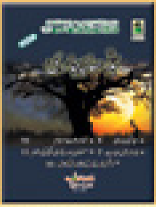
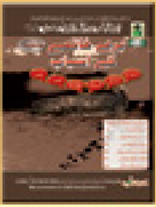

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: درانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ، بالمقابل مسجد۔ فون: 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net